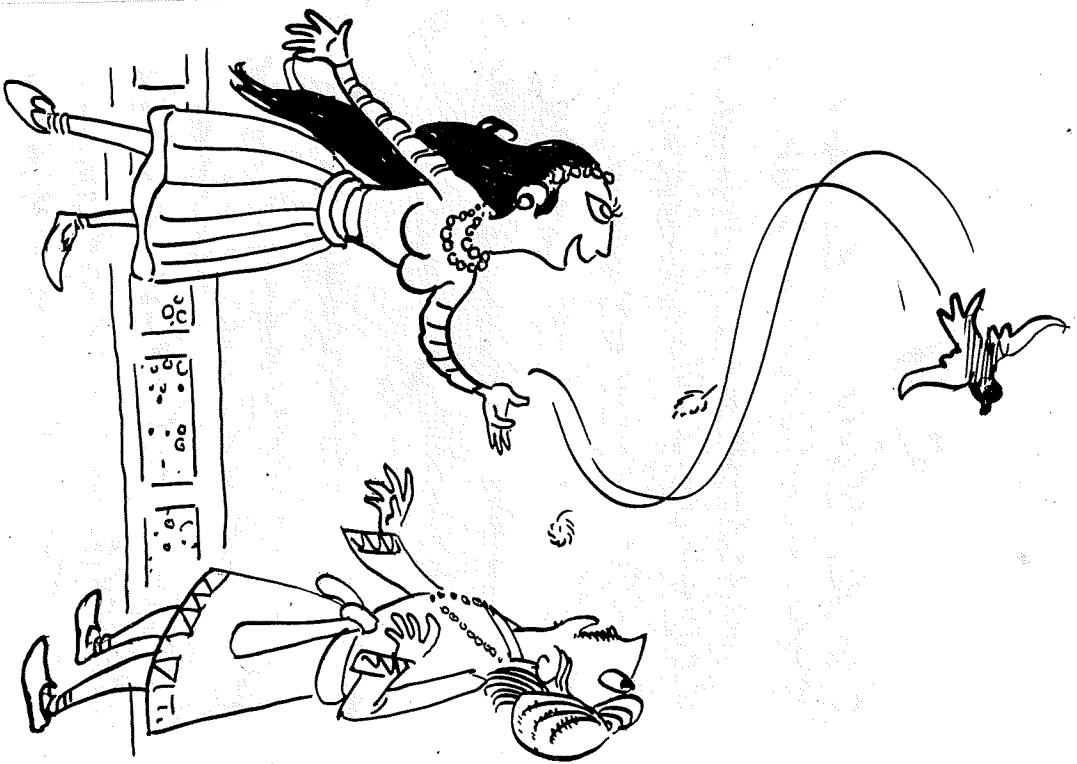


گہوگر

گہوگر بڑے کام کا لاندہ ہے۔ یہ آواز دیوں میں جھنگوں میں مولوں آہٹیں مڑھٹی کی آوازوں میں غرضیکہ سر جھلکایا جاتا ہے۔ گہوگر کی دو بھرتی تھیں ہیں: نیلے گہوگر، سفید گہوگر۔ نیلے گہوگر کی بڑی پیمانہ یہ ہے کہ وہ نیلے رنگ کا ہوتا ہے۔ سفید گہوگر بالعموم سفید ہی ہوتا ہے۔

گہوگر دن سے تاریخ میں بھی بڑے بڑے کارنامے سر انجام دیتے ہیں۔ شہزادہ سلیم نے صماۃ عمر الفلک کو جب کہ وہ ابھی بے باں لڑجھاں تھیں، گہوگر ہی تو بچھڑایا تھا جو اس نے اٹا دیا اور پھر سندھ رستان کی ملکوں میں لڑی۔ یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ اس سارے قحطے میں زیادہ فائدے میں کون سا شہزادہ سلیم؟ نورجہاں؟ یا وہ گہوگر؟ رہایا کا نام دہانہ دنوں گہوگر ہی معرض بحث میں نہ آتا تھا۔

پر رنے زمانے کے لوگ عاشقانہ نظر و کتابت کے لئے گہوگر ہی استعمال کرتے تھے۔ اس میں بڑی مصلحتیں تھیں۔ بعد میں آرمیوں کو فائدہ بنا کر بھیجئے کا اراج ہو تا تو بعض اوقات یہ نتیجہ نکلا کہ گہوگر ایسی ہی محبوبہ تھی جس سے شادی کر کے بقیم غرضیکہ خوشی بسر کر دیتا تھا۔ چند سال ہوتے بہارے سال کی حزب مخالف نے ایک صاحب کو ایسی میٹیم و دے کر والی ملک کے پاس بھیجا تھا، ایسی میٹیم توڑتے ہیں نہیں وہ گیا۔ دو دوسرے روز ان صاحب کے وزیر نے اپنے کی خواہجا اردوں میں لڑی کسی طوطے کے ہاتھ پیچھا بھیجا ہاتا تو یہ صورت حال پیش نہ آتی۔



کہو تم

کہو بڑے کام کا انداز ہے۔ یہ آوازوں میں جھگڑوں میں سمجھیں نہیں پڑھی کی آوازوں میں غرضیکہ سر جھلکا یا جاتا ہے۔ کہو بڑے کی دوہری قمیص میں ہیں: نیلے کہو بڑے سفید کہو بڑے۔ نیلے کہو بڑے کی بڑی پیمان یہ کہہ رہے تھے رنگ کا ہوتا ہے۔ سفید کہو بڑے بالعموم سفید ہی ہوتا ہے۔

کہو بڑوں سے تاریخ میں بھی بڑے بڑے کارنامے سر انجام دیئے ہیں۔ شہزادہ سلیم نے مسماۃ عمر الشاف کو جب کہ وہ بھی بے باں فریجاں تھیں، کہو بڑے تو پکڑ لیا تھا جو اس نے اٹا دیا اور پھر سندھ و ستان کی حکمران بن گئی۔ یہ فیصلہ کن اسٹنکل ہے کہ اس سارے قحطے میں زیادہ فائدے میں کون رہا؟ شہزادہ سلیم؟ نورجہاں؟ یا وہ کہو بڑے؟ رہا یا فائدہ ان دونوں کبھی محض بحث میں نہ آتا تھا۔

پرے نہانے کے لوگ عاشقانہ خط و کتابت کے لئے کہو بڑے استعمال کرتے تھے۔ اس میں بڑی مصلحتیں تھیں۔ بعد میں آؤ میروں کو فائدہ بنا کر بھیجئے کا رواج ہوا تو بعض اوقات یہ نتیجہ نکلا کہ کتوب الیہ یعنی محبوب فائدہ ہی سے شادی کر کے بقیم عمر سنٹی خوشی بسر کر دیتا تھا۔ چند سال ہوتے بہانے کام کی خرابی مخالفانہ ایک صاحب کو الٹی میٹیم دے کر والی ملک کے پاس بھیجتا تھا، الٹی میٹیم توڑتے ہیں نہیں رہ گیا، دوسرے روز ان صاحب کے وزیر نے اپنے کی خیرا خیرا دیاں میں لکھی کسی طوطے کے ہاتھ پیچا بھیجا جاتا تو یہ صورت حال پیش نہ آتی۔

